حسین احمد
دارالافتاء جامعہ خیرالمدارس ملتان

اسمِ معاویہ رضی اللہ عنہ
لغوی اور معنوی تحقیق

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ عظام دریں مسئلہ کہ ''معاویہ'' نام رکھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کا لغوی معنی انتہائی برا ہے۔ مصباح، قاموس، منجد وغیرہ میں ایسا ہی ہے۔ نیز اس میں ''ۃ'' تانیث کی ہے؟ کی بات درست ہے یا نہیں؟ بینوا بالدلیل واللہ الکفیل　　المستفتی فیصل احمد، بلاک نمبر ا جوہر آباد (خوشاب)

الجواب: یہ نام خیر وبرکت اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موجب ہے کیونکہ مومنین کے ماموں، اسلام کے عظیم فاتح، مشہور صحابی رسول اور کاتب وحی کا نام سیدنا معاویہؓ تھا۔ دشمنانِ اسلام مختلف بہانوں سے اس مبارک نام سے نفرت کا اظہار کرکے اپنا خبث باطن ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ناک خاک آلود کرنے کے لیے یہ نام رکھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

اوّلاً تو معاویہ چونکہ علَم ہے اور اعلام میں لفظی معنی مراد نہیں ہوتے: وَلَوْ كَانَتِ الْاَسْمَاءُ اِنَّمَا هِيَ اَعْلَامٌ لِلْاَشْخَاصِ لَا تَقْصُدُ بِهَا حَقِيْقَةَ الصِّفَةِ (فتح الباری، ج۱۰، ص۴۷۵) بالخصوص جو اَعلام منقول عنہ کے درجے میں ہوں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کی چھٹی پشت میں ''کلاب'' کا لفظی معنی مراد لینے کی جسارت کوئی نہیں کرسکتا۔ اسی طرح لغت میں فاطمہ کے معنی ''اونٹنی جس کا بچہ دودھ سے چھڑا دیا گیا ہو'' (مصباح اللغات، ص۱۳۹) العباس کے معنی ''بہت ترش رو'' (ایضاً، ص۵۴۸) الباقر کے معنی ''گایوں کے ریوڑ'' (ایضاً، ص۶۷) الجعفر کے معنی ''ندی''، ''بہت دودھ والی اونٹنی'' (ایضاً، ص۱۱۴) اور اویس کے معنی ''بھیڑیا'' (ایضاً، ص۴۴) کے ہیں، لیکن اعلام میں لغوی معنی کا اعتبار نہ ہونے کی وجہ سے جس طرح ان ناموں میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح اگر بالفرض معاویہ کے لغوی معنی اچھے نہ ہوں تب بھی اس میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔

لفظ معاویہ ''عَوِیَ'' سے مشتق ہے از روئے لغت اس کے حسب ذیل معانی ہیں۔ (۱) کسی چیز کو موڑنا یا مروڑنا، (۲) عالم شباب میں مدمقابل کا پنجہ مروڑنا، (۳) کسی کا دفاع کرنا، (۴) جنگ یا حمایت کے لیے لوگوں کو جمع کرنا، (۵) آواز دے کر پکارنا، (۶) چاند کی ایک منزل، (۷) نشان راہ، مسافروں کی راہبری کے لیے نصب پتھر، (منتھی الادب، جلد۲، ص۲۱۵، لسان العرب، جلد۸ صفحہ ۱۰۹، تاج العروس، جلد۱۵، ص۲۶۰، القاموس، ص۸۹۶، قاموس الوحید، جلد۲ ص۱۱۴۵) اور اس میں ''ۃ'' وحدت کی ہے تانیث کی نہیں، جس کا اعتبار کرتے ہوئے معنی یوں ہوگا ''اکیلا موڑنے والا، دشمن کا تن تنہا مقابلہ کرنے والا، دلیر، نڈر، بہادر، بلند آہنگ خطیب، تنہا رہبری کرنے والا، علامہ ابن منظور افریقی نے ایک معنی یہ بھی کیا ہے ''العوّا'' ایسے ایک یا چند ستاروں کا نام ہے جن کی طرف درندے آوازیں کستے ہیں۔ (لسان العرب، جلد۸، ص۱۰۹) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ''اصحابی کالنجوم'' کی رو سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی تابناک ستارے ہیں۔ ''العوّا'' ستارے کی

طرح آسمان رُشد وہدایت کے اس درخشندہ اور مرکزی ستارے پر بھی دشمانِ اسلام آوازیں کستے ہیں۔ نیز مذکورہ بالا معانی مراد ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) اہل لغت نے عملاً وضاحت کی ہے اگر لفظ معاویہ معرف باالام ہو تو اس کا معنی سگِ مادہ وغیرہ ہوں گے، جبکہ الف لام کے۔ بغیر علم ہو تو یہ معنی مراد نہیں ہوں گے۔ (قاموس الوحید، جلد ۲ ص ۱۱۴۵)

(۲) یہ نام عہدِ جاہلیت سے عرب میں رائج تھا۔ کتب انساب میں اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں اور اہل زبان نے اس کو برا اور معیوب شمار نہیں کیا اگر اس میں برائی ہوتی تو فصحاعرب اس کو ہرگز پسند نہ کرتے۔

(۳) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برے نام تبدیل فرما دیتے تھے۔ (ترمذی، جلد ۲ ص ۱۱۱) لیکن اس نام کے بارے میں اشارتاً اور کنایتاً کوئی ممانعت ثابت نہیں، بلکہ تبدیل فرمانے کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار پیار وشفقت سے سیدنا معاویہؓ کا نام لے کر پکارتے اور دعائیں دیتے (تذکرہ سیدنا معاویہ، قاضی طاہر الہاشمی، ص ۹۷) افصح کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دلنشیں ادا بھی اس کے اچھے معانی پر دلیل ہے۔

(۴) حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں اس نام کے بیسیوں افراد موجود ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے ''ذکر من اسم معاویہ'' کے تحت تیس سے زائد اکابر کا نام ''معاویہ'' نقل کیا ہے۔ (الاصابہ، جلد ۳، صفحہ ۴۳۰) اگر نام میں قباحت ہوتی تو صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور صلحاء امت اس کو کبھی پسند نہ فرماتے۔

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کا نام معاویہ بن الحارث تھا۔ حضرت علیؓ کے پوتے کا نام معاویہ بن عباس، حضرت علیؓ کے داماد کا نام معاویہ بن مروان (اپنی بیٹی رملہ کے پہلے شوہر کی وفات پر خود حضرت علیؓ نے ان سے نکاح کروایا) حضرت علیؓ کے شاگرد کا نام ''معاویہ بن صعصعہ'' حضرت حسین ابن علیؓ کے بھتیجے کا نام معاویہ بن عبداللہ، حضرت امام باقرؒ کے پوتے کا نام معاویہ بن عبداللہ افطح، حضرت امام جعفر کے دو شاگردوں کا نام معاویہ بن سعید اور معاویہ بن سلمہ تھا۔ (سیدنا معاویہؓ پر اعتراضات کا علمی جائزہ، قاضی طاہر الہاشمی، صفحہ ۲۷،۳۷) ان میں سے کسی نے ان کا نام نہیں بدلا۔ کیا لغت کے سہارے سے ان سب کا معنی معاذ اللہ ''کتیا، کتے بھونکنا، لومڑی کا بچہ'' کیا جا سکتا ہے؟ یا پھر یہاں پہنچ کر لغت تبدیل ہو جائے گی اور طعن وتشنیع کا ہدف بننے کے لیے مظلوم صرف محسن اسلام سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ ہی رہ جائیں گے؟

الحاصل دشمنانِ اسلام کے بے سروپا شبہات کا شکار ہو کر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام سے محروم رہنا جائز نہیں ....فقط واللہ اعلم

کتبہ

مفتی محمد اسحاق	مفتی عبدالحکیم	فتویٰ نمبر ۱۰۱/ ۸۷
(صدر مفتی)	(نائب مفتی)	۷/رجب ۱۴۲۷ھ
		۳/اگست ۲۰۰۶ء